محبت بھری شادی

از افادات

حضرت مولانا شیخ

محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

مکتبۃ الفقیر کراچی

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب	:	محبت بھری شادی
تالیف	:	حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم
صفحات	:	28
تعداد	:	1100
اشاعت	:	اول
سن اشاعت	:	2015
ناشر	:	مکتبۃ الفقیر کراچی
فون نمبر	:	0322-2181020
ویب سائٹ	:	www.islamicessentials.org
ای میل	:	info@islamicessentials.org

ملنے کا پتہ : مکتبۃ الفقیر

: نزد رنگون والا ہال، بہادر آباد، کراچی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	**دینِ اسلام میں نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے**	5
2	**دینِ اسلام میں نکاح جلدی کرنا بھی عبادت ہے**	7
3	**پانچ چیزوں میں جلدی کرنے کا حکم**	8
4	1. مہمان کو کھانا کھلانے میں جلدی کرنا	8
5	2. مُردے کو دفنانے میں جلدی کرنا	9
6	3. قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا	9
7	4. گناہ ہو جانے کے بعد توبہ میں جلدی کرنا	9
8	▪ اللہ تعالیٰ قارون کی توبہ کو بھی قبول کر لیتے	11
9	5. نکاح میں جلدی کرنا	13
10	**نکاح کرنے سے تین نعمتوں کا ملنا**	14
11	1. پہلی نعمت: سکون کا ملنا	14
12	▪ نبی کریم ﷺ کے مشکل وقت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دینا	14
13	2. دوسری نعمت: محبت کا ملنا	16
14	3. تیسری نعمت: رحمت کا ملنا	16
15	▪ زخمی بوڑھے کی بیوی کو زخم پر مرہم رکھ کر ہی چین آیا	17
16	**آج ازدواجی زندگی میں پریشانیاں اور بے سکونی**	18

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
17	**نکاح سے ملنے والی نعمتوں سے محرومی ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہے**	18
18	1. پہلی غلطی: ناشکری	18
19	2. دوسری غلطی: غصہ	20
20	▪ حج پر جا کر بھی شوہر کے دل سے شدید غصہ نہ نکلا	21
21	▪ غصے کا بہترین جواب خاموشی ہے	22
22	▪ حضرت خواجہ باقی باللہ کا خاموشی کی تلقین کرنا	23
23	3. تیسری غلطی: منفی سوچ رکھنا	23
24	▪ بیوی کا صاحبِ کرامت شوہر کی کرامت میں نقص نکالنا	23
25	▪ PHD میاں بیوی میں معمولی وجہ سے طلاق ہونا	24
26	4. چوتھی غلطی: نامحرم سے تعلقات رکھنا	25
27	**نکاح کے بعد زوجین کا محبت بھری زندگی گزارنا بھی عبادت ہے**	26
28	○ نبی کریم ﷺ کی زندگی محبت بھری ازدواجی زندگی کا بہترین نمونہ	26
29	▪ نبی کریم ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگانا	27
30	▪ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پینے کی جگہ سے نبی کریم ﷺ کا پانی پینا	27

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى : أَمَّا بَعْد

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

دین اسلام میں نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا [1]

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ۔

---

1. سورۃ الروم: 21

قرآن پاک کی اس مبارک آیت سے معلوم ہوا کہ نکاح ایک قرآنی حکم ہے۔ اس لئے دین اسلام میں نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔نہ صرف یہ کہ نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے بلکہ نکاح کا جلدی کرنا اور نکاح کے بعد میاں بیوی محبت کے ساتھ رہیں یہ بھی عبادت ہے۔عیسائی مذہب میں جو مرد اور عورت نکاح نہیں کرتے وہ اللہ کے مقبول بندے سمجھے جاتے ہیں۔چنانچہ عیسائیت میں رہبانیت (Monasticism) کی ترغیب دی جاتی ہے۔ دینِ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ [1]

ترجمۃ: دینِ اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں ہے۔

اللہ کا قرب لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ انسان جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھے گا، شادی بھی کرے گا اور بیگم کے حقوق پورے کرے گا۔ پھر بچے ہوں تو بچوں کی اچھی تربیت کرے گا اور اس معاشرہ کا ایک ذمہ دار شہری بن کر زندگی گزارے گا اور یہ سب کرتے ہوئے اللہ کی نافرمانی نہیں کریگا تو ایسا بندہ اللہ کا قرب پانے والا بنے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْإِيمَانِ [2]

---

[1] سنن ابي داود، باب لا صرورة في الاسلام، رقم: 1729

[2] المعجم الأوسط – 8 / 335، رقم: 8794

ترجمہ : جس نے نکاح کیا اس نے آدھا ایمان مکمل کر لیا۔

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ انسان کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے، کتنے ہی ذکر مراقبے کیوں نہ کر لے اور کتنی ہی تلاوت کیوں نہ کر لے، جب تک نکاح کی سنت پر عمل نہیں کریگا اس کا ایمان ناقص ہی رہے گا۔

نکاح کی مزید ترغیب دینے کے لئے ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي [1]

ترجمہ : نکاح میری سنت ہے۔

جو شخص بھی اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے وہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کئے بغیر اس قرب تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا جو نکاح کی سنت پر عمل کرے گا وہی اللہ کے قرب تک پہنچ سکے گا۔ ایمان کامل اسی کا ہی ہو گا جو نکاح کرے گا۔ شادی کرنے کے بعد انسان اللہ کا وہ قرب پائے گا جو انسان شادی کے بغیر نہیں پا سکتا۔

دین اسلام میں نکاح عبادت کا درجہ رکھتا ہے

دین، اسلام نے صرف نکاح کرنے کو عبادت نہیں کہا بلکہ نکاح کے جلدی کرنے کو بھی عبادت کا درجہ دیا۔ یعنی نکاح کرنا ایک الگ عبادت اور اس کا جلدی کرنا ایک الگ عبادت ہے۔

---

[1] سنن ابن ماجه، باب ما جاء في فضل النكاح، رقم: 1836

پانچ چیزوں میں جلدی کرنے کا حکم

دینِ اسلام کا عمومی مزاج یہی ہے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور بردباری اللہ کی طرف سے۔ مگر پانچ باتوں میں جلدی کرنے کی تعلیم دی۔

كَانَ يُقَالُ الْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا فِي خَمْسٍ , إِطْعَامُ الطَّعَامِ إِذَا حَضَرَ الضَّيْفُ وَتَجْهِيزُ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ , وَتَزْوِيجُ الْبِكْرِ إِذَا أَدْرَكَتْ , وَقَضَاءُ الدَّيْنِ إِذَا وَجَبَ , وَالتَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ إِذَا أَذْنَبَ. [1]

پہلی چیز: مہمان کو کھانا کھلانے میں جلدی کرنا

پہلی چیز جس میں شریعت نے جلدی کرنے کا فرمایا وہ یہ ہے

إِطْعَامُ الطَّعَامِ إِذَا حَضَرَ الضَّيْفُ

ترجمۃ: جب مہمان آئیں تو ان کے سامنے کھانا پیش کرنے میں جلدی کیا کرو۔

آج کل تو ایک رواج ہی بن چکا ہے کہ کھانے میں خوب تاخیر کی جاتی ہے۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں بھی کھانا اُس وقت پیش کیا جاتا ہے کہ جب مہمان انتظار کر کر کے تھک چکا ہوتا ہے۔ یہ شریعت کے مزاج کے خلاف ہے۔

---

[1] حلية الأولياء وطبقات الأصفياء (8/78)

دوسری چیز: مُردے کو دفنانے میں جلدی کرنا

دوسری چیز جس میں شریعت نے جلدی کرنے کا فرمایا وہ یہ ہے

وَتَجْهِيزُ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ

تَرْجَمَۃ: جب فوتگی ہو جائے تو مردے کو دفنانے میں جلدی کر لیا کرو۔

آج کل تو کئی کئی دن مردے کو رکھتے ہیں کہ فلاں رشتہ دار فلاں ملک سے آرہا ہے۔ شریعت نے اس تاخیر کو پسند نہیں کیا۔

تیسری چیز: قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا

تیسری چیز جس میں شریعت نے جلدی کرنے کا فرمایا ہے وہ یہ ہے

وَقَضَاءُ الدَّيْنِ إِذَا وَجَبَ

تَرْجَمَۃ: کہ اگر کسی سے قرض لیا ہے تو قرض کی ادائیگی میں جلدی کر لیا کرو۔

یعنی قرض کی ادائیگی کا وقت بھی آ گیا ہو اور مال پیسہ بھی ہو تو پھر تاخیر نہیں کرنی چاہئیے۔

چوتھی چیز: گناہ ہو جانے کے بعد توبہ میں جلدی کرنا

چوتھی چیز جس میں شریعت نے جلدی کرنے کا فرمایا، وہ ہے

وَالتَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ إِذَا أَذْنَبَ

ترجمہ : گناہ سرزد ہو جانے کے بعد توبہ کرنے میں جلدی کرنا۔

توبہ دو چیزوں کا نام ہے، پہلی یہ ہے کہ انسان کو ندامت ہو کہ میں نے یہ غلطی، یہ گناہ کیوں کیا؟ اور دوسری یہ ہے کہ انسان یہ عہد کرے کہ اب یہ نہیں کرونگا۔ جب یہ دو چیزیں جمع ہو جائیں تو اسکو توبہ کہتے ہیں اور توبہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

قرآن پاک میں فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ❶

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ نماز پڑھنے والوں سے محبت ہوتی ،پورا سال روزہ رکھنے والوں سے محبت ہوتی، دین پر خوب خرچ کرنے والوں سے محبت ہوتی، فرمایا نہیں توبہ کرنے والوں سے محبت ہے یعنی اس شخص سے جو گناہ کرتا ہے پھر گناہ کرنے کے بعد اس کو ندامت ہوئی اس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ سے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔ کوئی بھی انسان ایسا نہیں جو گناہ کرتا ہی نہ ہو ہر ایک گناہ گار ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. ❷

ترجمہ : جتنی بھی آدم کی اولاد ہے وہ سب کی سب خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

---

❶ سورة البقرة: 222

❷ سنن الترمذي 4/ 659، رقم: 2499

اس لئے جیسے ہی گناہ ہو جائے بندہ توبہ کر لے اور اس میں دیر نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ قارون کی توبہ بھی قبول کر لیتے

حدیث پاک میں آتا ہے:

منه أن قارون قال لامرأة ذات جمال وحسب هل لك أن أشركك في أهلي ومالي إذا جئت في ملأ بني إسرائيل تقولين إن موسى أرادني على نفسي فلما وقفت..... ❶

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں قارون تھا جو اُس زمانے کا سب سے مالدار آدمی تھا۔ حضرت موسی علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو زکوۃ دینے کا فرمایا تو قارون پر یہ سخت گراں گزرا کہ اس کی تو بہت ساری زکوٰۃ بنتی تھی۔ وہ مالدار تو بہت تھا مگر ساتھ کنجوس بھی بہت تھا۔ اس نے زکوٰۃ نہ دینے کا طریقہ یہ بنایا کہ ایک عورت کو تیار کیا کہ میں تجھے اتنا اتنا مال دونگا۔ تو بس بھری محفل میں جا کر یہ کہہ دینا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تیرا غلط تعلق ہے۔ عورت مال کی لالچ میں آگئی اور حامی بھر لی۔ مال کی وجہ سے ہی انسان غلطیاں کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ❷

تَرْجَمَۃ: دنیا کی محبت ہر غلطی کی جڑ ہے۔

اس عورت نے کچھ مال کے لئے وقت کے نبی پر غلط الزام لگانے کا ارادہ کر لیا اور

---

❶ فتح الباری لابن حجر (448/6)

❷ جامع الأحاديث للسيوطي (326/41)

ان کی مجلس میں چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے اس عورت نے کہا میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں کیا کہنا چاہتی ہو؟ وہ کھڑی تو ہو گئی لیکن جب اس کی نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پڑی اور نورِ نبوّت کا مشاہدہ کیا تو اس کا دل پلٹ گیا اور خوف آ گیا۔ کچھ نہ کہہ سکی تو حضرت موسی علیہ السلام نے پھر پوچھا کہ کیا کہنا چاہتی ہو؟ اس عورت نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا کہ قارون نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ پر غلط الزام لگاؤں تاکہ لوگ آپکی نبوت ماننے سے انکار کر دیں۔ حضرت موسی علیہ السلام نے جب یہ سنا کہ یہ قارون کے کہنے پر مجھ پر غلط الزام لگانے آئی تھی تو سخت جلال میں آ گئے۔ ساتھ ہی دل میں سوچا کہ اللہ نے خود ہی اس عورت کے دل میں ڈال دیا کہ یہ غلط الزام نہ لگائے تو دل میں اللہ کی محبت نے جوش مارا اور سجدے میں چلے گئے۔ اللہ کی خوب تعریف بیان کی اور کافی دیر تک سجدے میں رہے حتٰی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اے میرے پیارے موسیٰ! ہم نے زمین کو حکم دے دیا ہے کہ آپ کی اطاعت کرے، آپ جو بھی کہیں گے وہ کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سر اٹھایا اور زمین کو حکم دیا کہ اے زمین اس قارون کو پکڑ لے تو زمین نے قارون کے پیر پکڑ لئے۔ قارون کو اندازہ ہو گیا کہ میں نے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ جو معاملہ کیا یہ اس کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس نے فوراً حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معافی مانگنی شروع کر دی کہ اے پیارے موسیٰ مجھے معاف کر دیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلال میں تھے آپ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کو اور پکڑو۔ زمین نے اور پکڑا حتیٰ کہ زمین اس کو نگل گئی۔ وہ معافیاں مانگتا اور چیختا رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے میرے پیارے موسیٰ! تو کتنے مضبوط دل کا ہے۔ یہ اتنی معافیاں مانگتا رہ گیا مگر تو نے اسے معاف نہ کیا۔ یہ ایسی

ایک معافی ہم سے مانگ لیتا تو ہم اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ تو معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ اس لئے مومن کو چاہئے کو خوب توبہ کرے اور گناہ ہو جانے کے بعد توبہ میں تاخیر نہ کرے۔

پانچویں چیز: نکاح میں جلدی کرنا

پانچویں چیز جس میں شریعت نے جلدی کرنے کا فرمایا ہے وہ یہ ہے

وَتَزْوِيجُ الْبِكْرِ إِذَا أَدْرَكَتْ

ترجمہ: اگر گھر میں جوان بچی موجود ہے اور اس کے لئے مناسب رشتہ بھی موجود ہو تو اسکے نکاح میں جلدی کرو اور اسے مؤخر نہیں کرو۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکماً فرمایا:

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ، وَالْجِنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفُؤًا [1]

ترجمہ: اے علی رضی اللہ عنہ! تین کاموں میں تاخیر نہ کریں۔

ایک نماز جب اس کا وقت آجائے۔ دوسرا جنازہ جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرا ابن بیاہی عورت کا رشتہ جب کہ اس کا مناسب رشتہ مل جائے۔

جس طرح نماز کا وقت پر پڑھنا اور جب جنازہ تیار ہو جائے تو جلدی کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے، اسی طرح اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح جلدی کرنا بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ بلکہ اگر تاخیر کی گئی تو جوان بچہ یا بچی کا زنا میں ملوث ہونے کا امکان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] السنن الکبری للبیهقي 7/ 214، رقم: 13755

إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد عريض.❶

ترجمہ: جب تمہارے پاس وہ شخص رشتہ بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس کے ساتھ لڑکی کا نکاح کردو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پھیلے گا۔

ایسی کسی بھی صورتحال سے بچنے کے لئے شریعت نے حکم دیا کہ نکاح میں جلدی کی جائے۔

نکاح کرنے سے تین نعمتوں کا ملنا

نکاح کرنے سے انسان کو جس طرح سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملتا ہے آدھا ایمان مکمل ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مبارک کلام کے مطابق تین نعمتیں بھی ضرور ملتی ہیں۔

پہلی نعمت، سکون کا ملنا

پہلی نعمت جو نکاح کرنے پر ملتی ہے وہ ہے سکون ملنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا ❷

ترجمہ: اللہ نے تمہارے لئے بیویاں پیدا کی ہیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرسکو۔

جو بھی نکاح کریگا اس کو سکون ملے گا، یہ قرآن کا وعدہ ہے۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے مشکل وقت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دینا

❶ سنن الترمذی، باب ما جاء اذا جاء کم من ترضون دینه فزوجوه، رقم: 1084

❷ سورۃ الروم: 21

اللہ کے نبی ﷺ کو بیویوں سے حوصلہ ملا۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ غارِ حرا میں جب پہلی وحی آئی تو نبی ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ اپنی اصلی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو پڑھنے کا کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو سینے سے لگایا اور زور سے دبایا۔ اور پھر کہا کہ پڑھیے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں نہیں پڑھنا نہیں جانتا۔ تین مرتبہ یہی ہوا اور ہر مرتبہ نبی ﷺ کو زور سے دبایا گیا۔ تیسری مرتبہ دبانے کے بعد آیتیں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لے گئے۔اس واقعے کے بعد آپ ﷺ کو اپنی جان کے حوالے سے خوف لاحق ہوا۔

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا ۔۔۔ [1]

نبی ﷺ غارِ حرا سے جلدی جلدی واپس اپنے گھر تشریف لائے اور آکر اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے کچھ اوڑھا دو۔ انہوں نے کوئی چادر لا کر دی اور آپ ﷺ نے اسے اوڑھ لیا۔ جب کچھ ڈر کم ہوا تو آپ ﷺ فرمانے لگے کہ مجھے اپنی جان کے بارے میں ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اللہ آپ ﷺ کو کبھی بھی ضایع نہیں ہونے دینگے کہ آپ ﷺ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں،

[1] الصحیح للبخاری ، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ، رقم: 3

غریبوں کو کھلانے والے ہیں، مسکینوں کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کرنے والے ہیں، صلہ رحمی کا معاملہ کرتے ہیں۔ اس طرح کے فضائل گنوائے اور کہا کہ اللہ ایسے بندے کو کبھی ضایع نہیں کرتے۔ یہ سن کر اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سکون آگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اپنے بارے میں خوف ختم ہو گیا۔ نکاح میں ایسا سکون ہے کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی اس سے سکون ملا۔

دوسری نعمت: محبت کا ملنا

دوسری نعمت جو نکاح کرنے پر ملتی ہے وہ ہے محبت۔ ایسا ہو نہیں سکتا کہ نکاح کیا جائے اور زوجین کو محبت نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمادیا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ [1]

ترجمۃ: وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم (مرد) ان کے لباس ہو۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ عورت کو مرد کا لباس اور مرد کو عورت کا لباس قُربت کی وجہ سے کہا گیا۔ جس طرح لباس اور جسم میں قربت ہوتی ہے بالکل اُسی طرح مرد اور عورت میں بھی نکاح کرنے کے بعد قربت ہوتی ہے۔ یہ قُربت اور محبت والی نعمت نکاح کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

تیسری نعمت: رحمت کا ملنا

---

[1] سورۃ البقرۃ: 187

تیسری نعمت جو نکاح کرنے پر ملتی ہے وہ ہے رحمت۔ یہ وہ نعمت ہے جس کی جھلک تب نظر آتی جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو دوسرا چین سے نہیں رہ سکتا۔ ایک دوسرے کے لئے دل میں اس طرح نرمی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہونا یہ نکاح کی برکت سے ہی ہوتا ہے۔

زخمی بوڑھے کی بیوی کو زخم پر مرہم رکھ کر ہی چین آیا

چند سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو حج کی توفیق عطا فرمائی۔ حج کے ایام میں مزدلفہ سے منیٰ ایک جم غفیر ہوتا ہے اور لوگوں کا ازدحام ہوتا ہے۔ اتنے سارے لوگوں کا مجمع چل کر جا رہا ہوتا ہے اور آرہا ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ اس مجمع میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چوٹ بھی لگ جاتی ہے۔

ہم بھی اُسی مجمع میں تھے کہ ایک بوڑھے آدمی پر نظر پڑی اس کے ساتھ اس کی بوڑھی بیوی بھی تھی جو مسلسل رو رہی تھی اور لوگوں سے کچھ مانگ رہی تھی۔ ہم قریب ہوئے تو پتہ چلا کہ اس بوڑھے آدمی کو سر پر چوٹ لگ گئی ہے، کچھ خون نظر آرہا تھا، وہ بھی اتنا معمولی کہ بہہ نہیں رہا تھا۔ مگر بیوی سے اتنا سا خون بھی نہیں دیکھا جا رہا تھا اور ہر ایک کے پاس جا کر کہہ رہی تھی کہ اس کے سر پر لگانے کے لئے دوائی دے دو۔

وہ بوڑھا آدمی کہہ رہا تھا کہ اللہ کی بندی! ابھی منیٰ پہنچ جائیں گے تو کچھ لگا لوں گا۔ مگر وہ بوڑھی روتے روتے کہہ رہی تھی کہ اس وقت تک آگے نہیں بڑھونگی جب تک آپ کے سر پر کچھ لگا نہ لوں۔ حتیٰ کہ ہمارے گروپ میں سے ایک صاحب نے اپنے سامان

سے ایک کریم نکال کر اپنے ہاتھ سے بوڑھے میاں کے سر پر لگائی۔ درد بوڑھے کو ہو رہا تھا اور آنسو بوڑھی کے نکل رہے تھے یہ رحمت ہوتی ہے جو اللہ نے میاں بیوی کے درمیان رکھ دی ہے۔ جو بھی شادی کرتا ہے اس کو یہ نعمت ملتی ہے۔

آج ازدواجی زندگی میں پریشانیاں اور بے سکونی

عجیب بات یہ ہے کہ نکاح کرنے سے ملنے والی جن نعمتوں کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے وہ نعمتیں اب گھروں میں نظر نہیں آتیں۔ جو شادی کر لیتے ہیں وہ سب سے زیادہ پریشان اور بے سکونی والی زندگی گزارتے ہوئے نظر آرہے ہوتے ہیں۔ جس سے پوچھو تو کہتے ہیں کہ شادی کی وجہ سے پریشان ہوں شادی سے پہلے تو بہت سکون کی زندگی تھی اور شادی کے بعد بے سکونی ہے۔

نکاح سے ملنے والی نعمتوں سے محرومی ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہے

اللہ نے اپنے مبارک کلام میں تو فرمادیا کہ نکاح کروگے تو تین نعمتیں ملیں گی، سکون ملے گا، محبت ملے گی اور رحمت ملے گی۔ ہم ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں جس کا سبب ہماری چار بنیادی غلطیاں ہیں۔

پہلی غلطی: ناشکری

پہلی غلطی جو ہمیں نکاح سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے وہ ہے ناشکری۔ یہ مرد میں بھی ہوتی ہے اور عورت میں بھی ہوتی ہے۔ مرد کی ناشکری دل میں ہوتی ہے اور عورت ناشکری کا اظہار اپنی زبان سے کرتی ہے۔ عام طور پر عورت زیادہ ناشکری کرتی ہے مگر مرد اور عورت دونوں کو چاہیئے کہ جو بھی ہو اللہ کا شکر ادا کریں۔ ہر وقت شکایت کرتے رہنے سے بچیں کہ یہ اس طرح ہے اور یہ اس طرح ہے یہ ناشکری کرنا ہے۔ کوئی چیز اگر بری لگ رہی ہو تو کئی چیزیں ایسی ضرور ہونگی جو اچھی بھی لگتی ہونگی۔ ان پر شکر کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمادیا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ❶

ترجمۃ: تم نعمتوں کا شکر ادا کروگے تو میں نعمتوں کو بڑھادونگا۔

لہٰذا خوبیوں پر شکر کرنا چاہیئے۔ اللہ انہیں اور بڑھا دینگے، یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ ہر وقت ناشکری کرتے رہنے سے نعمتوں میں کمی آجاتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ ❷

ترجمۃ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے

یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ تسبیح پھیرتا

---

❶ سورۃ ابراھیم: 7

❷ سنن الترمذي، باب فضل ازواج النبی ﷺ، رقم: 3895

ہو، جو سب سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہو یا جو سب سے زیادہ مجاہدے کرتا ہو۔ بلکہ فرمایا وہ سب سے بہتر ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہو۔ بہتر سلوک یہی ہے کہ انسان کو جو نعمت ملی ہے اس کا شکر ادا کرے۔ آج تو کئی بار تنگ آکر کہتے ہیں کہ یہ کیسی بیوی مل گئی ہے اس پریشانی کی حالت میں یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ یہ جو بھی ہے لاکھوں اور کروڑوں سے بہتر ہے۔ اگر انسان واقعی غور کرے اور اپنے سے کمتر کے اوپر نگاہ ڈالے تو بُری بُری بیویوں کی ایسی ایسی مثالیں مل سکتی ہیں کہ انسان اپنی بیوی پر شکر ادا کرنے پر مجبور ہو جائیگا مگر ہماری کمزوری ہے کہ جو اچھائیاں ہیں ان پر نظر نہیں کرتے شکر ادا کرنے کا پورا موقع ہوتا ہے مگر ہم شکر ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے اچھی ازدواجی زندگی سے محروم ہوتے ہیں۔ اگر اس کے بجائے مثبت چیزوں پر نظر رکھیں گے تو محبت بھری ازدواجی زندگی نصیب ہو گی۔

دوسری غلطی، غصہ

دوسری غلطی جو ہمیں نکاح سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے وہ ہے غصہ۔ مرد اور عورت دونوں کی طبیعت میں غصہ ہوتا ہے مگر چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ آجائے، ایسا بندہ کبھی بھی اچھی ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتا۔ ہر بات پر غصہ آجانا اچھی ازدواجی زندگی میں رکاوٹ ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ ❶

ترجمہ: (غصے کی حالت میں) شیطان انسان کے وجود میں ایسے دوڑ رہا ہوتا ہے جیسے اس کے جسم میں خون دوڑ رہا ہوتا ہے۔

اس لئے غصے کے وقت انسان کی زبان سے جو بھی لفظ نکلے گا اس میں شیطان کا پورا حصہ ہو گا، اور جو بھی فیصلہ کرے گا اس میں شیطان کا فیصلہ ہو گا۔ اس لئے غصے سے اپنے آپ کو روکنا ہے۔

اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ❷

ترجمہ: پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسرے کو گرا دے پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

غصے کو قابو کرنا بڑا کام ہے۔ کامیاب ازواجی زندگی وہی گزار سکتا ہے جسے اپنے غصے پر قابو ہو۔

حج پر جا کر بھی شوہر کے دل سے شدید غصہ نہ نکلا

ہمارے حضرت ایک واقعہ سناتے ہیں جو سننے میں تو لطیفہ لگتا ہے مگر غصہ کی عجیب مثال ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم حج پر تھے تو ایک صاحب شیطان کو کنکریاں مارنے کے

---

❶ الصحيح للبخاري، باب الاعتكاف، رقم: 1933، صحيح مسلم باب السلام، رقم: 2175

❷ الصحيح للبخاري، باب الحذر من الغضب، رقم: 5763

لئے گئے۔ واپسی میں لفٹ میں تھے تو حضرت کو بتانے لگے کہ میں نے بجائے سات کے چھ کنکریاں ماری ہیں۔ حضرت نے پوچھا کہ چھ کیوں ماریں؟ جبکہ مارنی تو سات ہوتی ہیں؟ کہنے لگا ساتویں اس لئے نہیں ماری کہ اس کی ایک بہن پاکستان میں رہتی ہے وہاں جا کر ماروں گا۔ اپنی بیوی کا اتنا شدید غصہ دل میں رکھا ہوا تھا کہ حج کے ایام میں بھی غصہ نہ نکال سکا۔

غصہ کا بہترین جواب خاموشی ہے

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی بحث کرے یا زبان درازی کرے تو ہمیں بھی خوب مقابلہ کرنا چاہئے۔ پتھر کا جواب اینٹ سے دینا چاہئے۔ مگر ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے:

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا [1]

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک مکان کا ذمہ دار ہوں جو کہ لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ شخص حق پر ہو۔

ہم تو بحث کرنا چھوڑتے ہی نہیں، بحث کے اوپر بحث کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاملہ مزید خراب ہو جاتا ہے۔ کئی مرتبہ یہ غصہ ہی ہوتا ہے جو انسان کو بڑے بڑے غلط فیصلوں پر مجبور کر دیتا ہے۔ اس لئے غصہ میں جواب نہ ہی دینا بہتر ہے کہ خاموشی بھی بڑا جواب ہوتا ہے۔

ع کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکون

جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

---

[1] سنن ابي داود، باب في حسن الخلق، رقم: 4800

ضروری نہیں کہ ہر بات کا جواب دیا جائے اور ہر بدزبانی کے بدلے اس سے زیادہ بدزبانی کی جائے۔ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ نے عورت کو مرد کے مقابلے میں زیادہ جذباتی بنایا ہے۔ جہاں زیادہ جذبات ہوتے ہیں عمومی طور پر وہاں غلطی کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے کہ انسان نامعقول (unreasonable) بن جاتا ہے۔ اس لئے عورت نے unreasonable بننا ہے، تو مرد کے ذہن میں ہونا چاہئے کہ کوئی بھی ایسا موقع آجائے تو صبر کرنا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ شادی ہو اور کوئی صبر آزما موقع نہ ہو ہر شادی شدہ کو صبر کرنا پڑے گا۔ اگر غصہ کی طبیعت ہو گی اور خاموش رہنے کے بجائے زبان چلانے کی عادت ہو گی تو اچھی ازدواجی زندگی نہیں گزر سکتی۔ اس لئے جو لوگ مشائخ کے پاس آیا کرتے ہیں تو مشائخ انہیں بولنا نہیں سکھاتے۔ بلکہ خاموشی کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کا خاموشی کی تلقین کرنا

ہمارے سلسلہ کے بزرگ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کسی نے عرض کیا کہ حضرت کچھ نصیحت ہی فرمادیں تاکہ لوگوں کو کچھ فائدہ ہو جائے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ جس کو ہماری خاموشی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا اس کو ہماری نصیحت سے بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ مشائخ خاموش رہنا سکھاتے ہیں۔

تیسری غلطی، منفی سوچ رکھنا

تیسری غلطی جو ہمیں نکاح سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے وہ ہے منفی سوچ رکھنا۔ اس سوچ کو رکھنے والے ہمیشہ دوسروں کے عیب ڈھونڈتے رہتے ہوتے ہیں۔

بیوی کا شوہر کی کرامت میں نقص نکالنا

ایک بزرگ گزرے ہیں جن سے محبت کرنے والے سینکڑوں تھے۔ مگر ان کی بیوی ان سے بالکل بھی اعتقاد نہیں رکھتی تھی۔ وہ بڑے پریشان ہوتے تھے کہ میری بیوی اعتقاد نہیں رکھتی اور لوگ اتنی محبت رکھتے ہیں۔ خوب دعائیں کرتے تھے کہ اللہ اس کے دل کو بھی نرم کر دے۔ ایک دن بیوی نے بہت تنگ کیا تو اس دن دعا کی کہ اے اللہ! کوئی ایسی کرامت ہی دے دے کہ اس کا دل نرم ہو جائے۔ اللہ نے ان کی دعا سن لی اور ان کو اُڑنے والی کرامت مل گئی تو وہ اُڑنے لگے۔ اب سوچا کہ گھر کے اوپر سے اڑوں تاکہ بیوی دیکھ لے۔ چار پانچ مرتبہ گھر کے اوپر سے اُڑے اور جب مطمئن ہو گئے کہ اب بیوی نے دیکھ لیا ہے تو نیچے آ گئے اور نیچے آ کے اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی داخل ہوئے تو بیوی نے کہا کہ تو اپنے آپ کو بزرگ کہتا ہے بزرگ تو وہ ہے جسے میں نے آج دیکھا تھا کبھی یہاں اڑ رہا ہے تو کبھی وہاں اڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی بندی وہ میں ہی تو ہوں جو اڑ رہا تھا۔ بیوی نے آگے سے کہا اچھا آپ تھے جو اڑ رہے تھے، تب ہی تو میں کہوں کہ اتنا ٹیڑھا ٹیڑھا کیوں اڑ رہے تھے۔ عیب ڈھونڈنا بھی عجیب بیماری ہے کہ اس خاتون کو اپنے صاحبِ کرامت شوہر کی کرامت میں بھی نقص نظر آ گیا۔

PHD ڈاکٹر میاں بیوی میں معمولی وجہ سے طلاق ہو گئی

Swedenمیں PHDڈاکٹر میاں بیوی تھے جن کی شادی کو 35 سال گزر گئے تھے۔35 سال بعد دونوں میں طلاق ہوگئی تو سب سن کر حیران ہوگئے کہ اتنا عرصہ ساتھ گزارااور اب طلاق ہوگئی۔ وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ ایک صبح شوہر اٹھااور باتھ روم میں جانا چاہ رہا تھا۔ مگر مہمان گھر میں آئے ہوئے تھے اور باتھ روم ان کے استعمال میں تھا۔ تو بجائے باتھ روم میں دانت صاف کرنے کے اس نے کچن کے بیسن میں اپنے دانت برش کئے۔ بیوی کو غصہ آگیا کہ یہ کوئی کچن میں کرنے کی چیز ہے۔ اس نے کچھ کہا تو شوہر نے بھی آگے سے جواب دیا۔ بس یہ وجہ بنی اور لڑائی اتنی بڑھی کہ طلاق کا سبب بن گئی۔ 35سال اتنی محبت سے گزارے اور ایک چھوٹی سے بات پر 35 سالوں کا پیار و محبت بھول گئے۔ یہ ہوتا ہے منفی سوچ کا نتیجہ۔

چوتھی غلطی، نامحرم سے تعلقات رکھنا

چوتھی غلطی جو ہمیں نکاح سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے محروم کردیتی ہے وہ ہے شادی کے بعد بھی نامحرم کے ساتھ تعلقات رکھنا۔ آج کے زمانے میں یہ ایسی غلطی ہے جو شادیوں کو خراب کرنے میں سب سے بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کی جسمانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک حلال طریقہ یعنی نکاح رکھا ہے۔ مگر مرد نامحرم سے تعلقات قائم کرکے حرام طریقہ سے اپنی جسمانی ضرورت کو پورا کرنے لگ جاتے ہیں۔ جب انہیں اس سے روکا جائے تو کہتے ہیں کہ open minded (روشن

خیال) ہونا چاہیئے۔ اللہ نے open minded اور close minded کی بحث ہی کو ختم فرمادیا۔ اپنے کلام میں نامحرم سے گفتگو ہی نہیں بلکہ نگاہ ڈالنے سے بھی منع فرمادیا۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ ❶

ترجمۃ: مومن مردوں کو کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔

شوہر کو بھی چاہیئے کہ اپنی پوری توجہ کا مرکز بیوی کو بنائے اور بیوی کو بھی چاہیئے کہ اپنی پوری توجہ کا مرکز اپنے شوہر کو بنائے۔

آج کل کا زمانہ چونکہ whatsapp, facebook or internet کا زمانہ ہے لوگوں کے درمیان رابطہ بہت آسان ہوگیا ہے۔ گو کہ یہ اللہ کی نعمت ہے مگر اس کا غلط استعمال بھی ممکن ہے۔ برطانیہ کی ایک تحقیقی کمپنی Optinet نے اپنی تحقیق میں لکھا ہے کہ اس وقت Internet پر 25 کروڑ سے زیادہ فحاشی کے مناظر دکھانے والی websites ہیں۔ ایسے میں مردو عورت کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اور نامحرم سے تعلقات میں نہ پڑیں تاکہ اچھی ازدواجی زندگی نصیب ہو۔

نکاح کے بعد زوجین کا محبت بھری زندگی گزارنا بھی عبادت ہے

میاں بیوی کا شادی کے بعد محبت والی زندگی گزارنا بھی عبادت ہے۔

اسلئے کہ جب بیوی شوہر کو دیکھ کر مسکراتی ہے اور شوہر بیوی کو دیکھ کر مسکراتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔

---

❶ سورۃالنور: 30

یعنی میاں بیوی کا آپس میں محبت کا اظہار کرنے کو بھی اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ یہ محبت جتنی بھی ہو اس سے شریعت نے نہیں روکا۔

نبی ﷺ کی زندگی محبت بھری ازدواجی زندگی کا بہترین نمونہ ہے

نبی ﷺ نے صرف تعلیم نہیں دی کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ محبت بھری زندگی گزارنی ہے بلکہ عملاً کر کے امت کے سامنے مثال قائم کر دی کہ جو بھی میاں بیوی محبت بھری زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ نبی ﷺ کی مبارک سیرت کو اپنائیں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح دنیا میں رہ کر جنت کے مزے آتے ہیں۔

نبی ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگانا

نبی ﷺ کی مبارک سیرت میں یہ واقعہ ملتا ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ [1]

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگائی اور اس دوڑ میں پیچھے رہ گئے۔ پھر کچھ عرصے دوبارہ دوڑ لگائی اور اس مرتبہ نبی ﷺ سبقت لے گئے اور فرمایا کہ اس دوڑ کا بدلہ ہے۔ وقت کے نبی ہیں اور بیوی کے ساتھ دوڑ لگا رہے ہیں۔ امت کو یہ

---

[1] سنن أبي داود، باب في السبق على الرجل، رقم: 2580

سکھانا مقصود تھا کہ کامیاب ازدواجی زندگی کسی طرح گزارنی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پینے کی جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی پینا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے محبت کا اظہار فرماتے۔ حدیث پاک میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ. ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیالے سے پانی پیتیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پانی ڈال کے وہ پیالے پیش کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالے میں اسی جگہ سے پانی نوش فرماتے جس جگہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیا ہوتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح محبت کا اظہار فرمایا۔ یہ امت کو سبق سکھا رہے ہیں کہ اچھی ازدواجی زندگی کے لئے میاں بیوی کو کس طرح الفت اور محبت کا رشتہ ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے۔

ہمیں بھی چاہیئے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سنواریں۔ اللہ ہمیں اچھی اور محبت بھری ازدواجی زندگی نصیب فرمائے اور ہر ایک کے حقوق کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق ادا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❶ صحیح مسلم، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجیله وطهارة سؤرها، رقم: 718